۱۳۰واں باب

ازدواجی تعلقات کے ضابطے

سورۃ البَقَرَۃ [۲۲۶تا۲۴۲]

۱۲۰ ایلاء کیا ہے اور اُس کے ضابطے

۱۲۰ ایک ناگوار کام کا شائستہ طریقہ

۱۲۳ عورت کی جانب سے علیحدگی کا مطالبہ؛ خلع

۱۲۴ تحلیل اور حلالہ

۱۲۶ جدا ہو چکنے والے جوڑوں کی دوبارہ شادی

۱۲۷ مطلقہ خاتون کا بچے کو دودھ پلانا

۱۲۸ بیوہ ہو جانے والی خواتین کی عدّت

۱۲۹ بیوگی کی عدّت کے دوران پیغام نکاح دینا

۱۳۰ نکاح کے بعد قربت سے قبل طلاق

۱۳۱ اختتامی گفتگو

۱۳۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعمیرِ معاشرت میں مصروفیت

۱۳۰واں باب

ازدواجی تعلقات کے ضابطے

ایلاء کیا ہے اور اُس کے ضابطے

اگر کوئی اپنی بیوی سے [کسی ناراضگی کی بناپر] جسمانی تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالے تو اِس کو شرعی اصطلاح میں ایلاء کہتے ہیں۔ اس ایلا کے ذریعے طویل مدت تک بیوی کو لٹکائے نہیں رکھا جا سکتا۔ آنے والی آیات سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے چار مہینے کی مدّت مقرر کردی ہے کہ اس عرصے میں [یہ ایک طلاقِ رجعی کی مانند ہے] شوہر کو اجازت ہے کہ قسم توڑدے اور تعلقات بحال کرلے تو ٹھیک ہے [تعلق قایم کرنے کے بعد قسم کا کفارہ دینا ہوگا]۔ چار ماہ گزرتے ہی ایک طلاقِ بائن سے نکاح ٹوٹ جائے گا۔ [شوہر کو رجوع کا حق باقی نہیں ہوگا البتہ اگر وہ دونوں آزاد مرضی سے راضی خوشی چاہیں، تو دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں] مالکی فقہا اور امام احمد کی رائے یہ ہے کہ خواہ قسم کھائی گئی ہو یا نہ کھائی گی ہو ناراضگی کی بناپر جسمانی ترکِ تعلق کے لیے چار مہینے کی مُدّت ہے، جس کے بعد طلاق واقع ہوجاتی ہے حنفیہ اور شافعیہ اس رائے سے متفق نہیں ہیں۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

جو لوگ اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی قسم کھابیٹھیں، تو چار مہینے کی مہلت ہے، پھر اگر انھوں نے رجوع کرلیا، تو بے شک اللہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے ○

پس سنو، جو لوگ اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی قسم کھابیٹھیں، تو اپنی قسم سے رجوع کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے وگرنہ طلاق واقع ہوجائے گی، پھر اگر انھوں نے رجوع کرلیا، تو اللہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے ○

ایک ناگوار کام کا شائستہ طریقہ

آگے آنے والی آیات [آیہ ۲۳۱ تک] طلاق کے مختلف پہلوؤں کے ضابطوں کو بیان کرتی ہیں۔ ہم مختصراً ان کو بیان کردیتے ہیں تاکہ مطالعے کے دوران آیات کی تفہیم آسان رہے۔ جائز چیزوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بُری چیز طلاق ہے۔ اِس بُری چیز یعنی طلاق کا بے ہودہ اور بدترین طریقہ یہ ہے کہ شوہر جب چاہے ایک

ساتھ تین طلاقوں کے ارادے اور شعور کے ساتھ ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے ڈالے، جیسا کہ آج کل لوگوں کا عام طریقہ ہے، یہ شریعت کی رُو سے سخت گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسی طلاق کو بہت ہی برا جانا ہے، اور امیر المومنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا تو یہ طریقہ تھا کہ اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دینے والے کو کوڑے لگواتے تھے۔ تاہم گناہ ہونے کے باوجود اہلِ سنت والجماعت کے چاروں فقہا کے نزدیک تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور طلاق مغلظ ہو جاتی ہے، اہلِ حدیث حضرات اس سے اختلاف کرتے ہیں اور اب یہ ایک عام عمل ہے کہ وہ تمام لوگ جو کسی معاملے میں اہلِ حدیث نہیں ہوتے مگر بڑی طرّم خانی سے اللہ کے خوف سے بے نیاز تین طلاقیں دے ڈالتے ہیں پھر نجات کی راہیں ڈھونڈتے ہیں۔ آخرت میں ملے نہ ملے، اہلِ حدیث علماء سے اپنی تین طلاقوں کے ایک ہونے کا فتویٰ لے آتے ہیں۔ اہلِ حدیث علماء نے خدمتِ خلق کے جذبے سے ایسے لوگوں کو جدائی کی پریشانی سے نکالنے کے لیے فتویٰ دینے کا کام خوب سر گرمی سے کرنے کا عزم کیا ہوا ہے۔

شوہر اگر طلاق اس نیت سے دے کہ اگر بیوی نے اپنا روّیہ درست کر لیا یا وہ خود کسی بھی وجہ سے چاہے گا تو وہ اپنا فیصلہ تبدیل کر لے گا تو ایسی قابلِ واپسی طلاق کو شرعی اصطاح میں طلاقِ رجعی کہتے ہیں، تین حیض گزرنے پر یہ طلاق نا قابلِ واپسی [شرعی اصطلاح میں اسے طلاقِ بائن کہتے ہیں] ہو جاتی ہے یعنی نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

[بعض فقہا کے نزدیک تیسرے حیض سے فارغ ہو کر نہا لینا بھی طلاق کے بائن ہونے کے لیے شرط ہے نہانے سے پہلے تک شوہر کو رُجوع کا حق باقی رہے گا] ایک مرد ایک نکاح میں اپنی بیوی پر حد سے حد، دو ہی مرتبہ طلاقِ رجعی کا حق استعمال کر سکتا ہے۔ ایک یا دو طلاقوں سے جدا ہونے والے مرد اور عورت دونوں رضامندی سے اگر چاہیں تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ جو شخص اپنی بیوی کو دو مرتبہ طلاق دے کر اس سے رُجوع کر چکا ہو، وہ اپنی زندگی میں جب بھی اس کو تیسری بار طلاق دے گا تو نکاح مستقل طور پر ٹوٹ جائے گا اور طلاق مغلظ ہو جائے گی اور بغیر تحلیل کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

طلاق دینے کا شائستہ طریقہ، جو قرآن و حدیث سے اخذ کیا جا سکتا ہے، وہ یہ ہے کہ بیوی کو پاکی کی حالت میں ایک مرتبہ طلاق دی جائے۔ اگر ناراضگی یا جھگڑا بیوی کے ماہواری کے دنوں میں ہو تو طلاق دینے کے لیے اُس کے پاک ہو کر نہا لینے کا انتظار کر لینا چاہیے، شاید کہ اللہ صلح اور دوستی کی کوئی صورت پیدا کر دے جب وہ نہا کر پاک ہو جائے تو پھر صرف ایک طلاق دی جائے۔ بیوی گھر ہی میں رہے گی اگر تین مرتبہ حیض آنے سے قبل خوشی سے ہاتھ لگا لیا یا اعلان کر دیا کہ میں نے طلاق واپس لے لی تو علیحدگی تو نہ ہو گی مگر شوہر کو حاصل طلاق کا

ایک حق استعمال ہو چکا ہے اب اُس کے پاس طلاقِ رجعی کا ایک اور حق باقی ہے۔ اگر ناراضگی دور نہ ہو تو دُوسرے طُہر میں دوبارہ ایک طلاق اور دی جا سکتی ہے، ویسے آدمی اپنے لیے رستے بند نہ کرے تو بہتر ہے کہ پہلی ہی طلاق کو کافی جانے اور کامل عدّت [طلاق کے بعد تیسرے حیض سے فراغت] گزرنے سے پہلے پہلے جب چاہے طلاق کو واپس لے لے یعنی رُجوع کرلے۔ عدّت گزر جانے پر جدائی ہو گئی رجوع کا حق باقی نہیں رہا لیکن اس طرح طلاق سے علیحدہ ہونے پر دونوں کے لیے یہ امکان و اجازت باقی ہے کہ باہمی رضامندی سے پھر دوبارہ نکاح کر لیں۔ تاہم تیسرے طُہر میں تیسری بار طلاق دینے کے بعد طلاق مغلظ ہو جاتی ہے اور شوہر کے لیے اب اپنے فیصلے کو واپس لینے یعنی رجوع کرنے کا کوئی موقع باقی نہیں ہے اور نہ ہی وہ دونوں اب دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔

کوئی شوہر اپنی بیوی کو طلاق دے کر عدّت ختم ہونے سے پہلے اس مقصد اور ارادے سے رُجوع کر لے کہ بیوی کو اور جلائے ستائے ہر گز اللہ کو پسند نہیں ہے اللہ نے ہدایت فرمائی ہے کہ طلاق دے کر اگر رُجوع کرنا ہے تو اِس نیت سے کرو کہ اب بیوی کے ساتھ شرافت و فیاضی اور اُس کی کمزوریوں پر معافی کے روّیے سے رہنا ہے وگرنہ بہتر یہ ہے کہ شریفانہ طریقے سے جدائی اختیار کر لو۔

طلاق دیتے ہوئے مَردوں کو یہ بات ضرور معلوم ہونی چاہیے کہ مَہر اور وہ زیور، کپڑے جائیداد غرض ہر وہ چیز، جو شوہر نے اپنی بیوی کو تحفتاً دے دی ہو وہ اُن میں سے کسی بھی چیز کو مانگنے کا حق نہیں رکھتا۔

وَ اِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَ الۡمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنۡ يَّكۡتُمۡنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىۡٓ اَرۡحَامِهِنَّ اِنۡ كُنَّ يُؤۡمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوۡلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ اِنۡ اَرَادُوۡٓا اِصۡلَاحًا ؕ وَ لَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِىۡ عَلَيۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۖ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيۡهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۲۸﴾ ۲۸۶

اور اگر انھوں نے طلاق کا فیصلہ ہی کر لیا ہے تو اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ○ اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو، وہ تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور اگر وہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو اُن کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ نے ان کے رحم میں اگر کچھ ٹھہرا دیا ہو تو اُسے چھپائیں۔ اور اس دوران اگر اُن کے شوہر صلح کر لینے پر آمادہ ہوں، تو وہ اُنھیں لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں۔ اور عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے پر ویسی ہی ذمہ داریاں ہیں جیسی مَردوں کے لیے ہیں۔ البتہ مَردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت حاصل ہے۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے ○ ۲۸۶

اورا گرانھوں نے طلاق کا فیصلہ ہی کر لیا ہے تو آگاہ رہیں کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے کہ دونوں میاں بیوی میں سے کون کتنی زیادتی کا ذمہ دار ہے ○ جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو، وہ تین حیض تک اپنے آپ کو کسی اور مرد سے شادی یا اُس کے ارادے کے اظہار سے روکے رکھیں اورا گر وہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو اُن کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ نے ان کے رحم میں اگر کچھ ٹھہرا دیا ہو تو اُسے چھپائیں۔ ان تین مہینوں کے دوران اگر اُن کے شوہر صلح کر لینے پر آمادہ ہوں، تو وہ اُنھیں لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں۔ اپنے اپنے دائروں میں مَردوں پر عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے پر ویسی ہی ذمہ داریاں ہیں، جیسی عورتوں پر مَردوں کے لیے ہیں۔ البتہ بحیثیت شوہر مَردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت حاصل ہے، حقوق میں بھی اور ذمہ داریوں میں بھی۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے ○ ۲۸۶

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـئًا اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ

طلاق دو مرتبہ ہے پھر یا تو عمدگی سے مل کر رہنا ہے یا بھلے طریقے سے علیحدگی؛ اور یہ جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم اپنی بیویوں کو دے چکے ہو، اس میں سے کچھ بھی واپس لو، مگر اللہ کی قایم کردہ حدود پر قایم نہ رہنے کا اندیشہ ہو۔

تیسری طلاق سے رجوع ممکن نہیں، مردوں کو، طلاق دے کر اُسے واپس لینے کا حق صرف دو مرتبہ دی گئی طلاقوں کے لیے ہے پھر یا تو عمدگی سے مل کر رہنا ہے یا بھلے طریقے سے نکاح کا خاتمہ [علیحدگی] ہے؛ اور اِس موقع پر یہ جائز نہیں ہے کہ جو کچھ مال اور تحفے تحائف تم اپنی بیویوں کو دے چکے ہو، اس میں سے کچھ بھی واپس لو، مگر اس معاملے میں استثنا کی ایک صورت تب ہی ہو سکتی ہے کہ جب میاں بیوی کو ساتھ رہتے ہوئے اللہ کی قایم کردہ حقوق و ذمہ داریوں اور اخلاق و حیا کی پاس داری کی حدود پر قایم نہ رہنے کا اندیشہ ہو۔

عورت کی جانب سے علیحدگی کا مطالبہ؛ خلع

عورت اپنے شوہر کو اُن نقصانات کو پورا کرنے کے لیے جو شوہر کو اُس کا گھر اجڑنے سے ہو سکتے ہیں اُس کا معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کر سکتی ہے شریعت کی اصطلاح میں اسے ''خُلع'' کہتے ہیں۔ یہ معاملہ اگر بیوی اور شوہر خود ہی طے کر لیں یا اِن دونوں کے گھر والے کسی تجویز پر متفق ہوں جس پر دونوں راضی ہو جائیں تو

جو طے ہوا ہو وہ نافذ ہو سکتا ہے۔ بیوی اگر کسی طرح شوہر کو راضی نہ کر سکے تو معاملہ کورٹ میں جائے گا کورٹ یہ یقین حاصل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرے گی کہ کیا عورت اب اُس مرد کے ساتھ قطعی نباہ نہیں کر سکتی؟ اگر کورٹ کو یہ یقین ہو جائے تو وہ حالات کے لحاظ سے [شوہر کو پہنچنے والے مالی، جذباتی اور معاشرتی نقصان کی تلافی کے لیے] جو چیز/رقم چاہے تجویز کر سکتی ہے اور شوہر کو اسے قبول کر کے طلاق دینا لازمی ہو گا یہ طلاق واپس نہیں لی جا سکتی یہ طلاقِ بائن ہے تاہم دونوں کسی مرحلے پر باہم رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ جمہور کے نزدیک خُلع کی عدّت کی مدت وہی ہے جو طلاق کی ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

پس جب تمھیں یہ اندیشہ ہو جائے کہ دونوں حدود الٰہی پر قایم نہ رہیں گے، تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت فدیے کے طور پر کچھ دے کر علیحدگی حاصل کر لے۔ یہ اللہ کے مقرر کردہ ضابطے ہیں، ان سے ہر گز تجاوز نہ کرنا اور جو لوگ اللہ کے مقرر کردہ ضابطوں سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں ○

پس ایسی صورت میں کہ جب تمھیں یہ اندیشہ ہو جائے کہ ساتھ رہتے ہوئے وہ دونوں حدود الٰہی پر قایم نہ رہیں گے، تو ان دونوں کے درمیان کوئی معاملہ طے ہو جانے میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو اُس کے دیے ہوئے مال یا تحائف میں سے فدیے کے طور پر کچھ واپس دے کر علیحدگی حاصل کر لے۔ یہ اللہ کے مقرر کردہ ضابطے ہیں، ان سے آگے یا پیچھے ہر گز تجاوز نہ کرنا۔ اور جو لوگ اللہ کے مقرر کردہ ضابطوں سے تجاوز کریں، وہی ظالم ہیں ○

تحلیل اور حلالہ

طلاقِ مغلظہ کے بعد، بغیر تحلیل کے دوبارہ شادی نہیں ہو سکتی۔ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ اگر کوئی شوہر تحلیل کا جواز پیدا کرنے کے لیے اپنی مطلقہ بیوی کے ساتھ دوبارہ شادی کا جواز پیدا کرنے کے لیے کسی سے سازش کر کے اُس کا نکاح کسی سے کرائے اور دولھا سے پہلے سے یہ طے ہو چکا ہو کہ وہ شادی کے بعد اُسے طلاق دے دے گا، تو ایسا نکاح، نکاح نہیں ہو گا، بلکہ یہ کھلی بدکاری

ہو گی، اسے حلالہ کرانا کہتے ہیں اور ایسی ترکیب سے/ حلالے کے لیے ہونے والے نکاح و طلاق سے عورت ہر گز اپنے سابق شوہر کے لیے حلال نہ ہو گی [دوبارہ شادی نہ کر سکے گی]۔ سیّدنا علیؓ بن ابی طالب ،ابنِ مسعودؓ، ابو ہریرہؓ اور عُقبہ بن عامرؓ کی مُتّفقہ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس طریقہ سے حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔[طلاق کے ارادے سے کیا جانے والا نکاح جائز نہیں محض بدکاری ہے]

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنۡ ظَنَّاۤ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۰﴾

پھر اگر شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی، تو پھر وہ عورت اُس کے لیے حلال نہ رہی، تاآنکہ اس کی شادی کسی دوسرے شخص سے ہو اور پھر اُس سے بھی طلاق ہو جائے۔تب [تین طلاقوں سے جدا ہوئے] دونوں پر میل جول کر لینے میں کوئی گناہ نہیں اگر وہ یقین کر لیں کہ اللہ کے مقرر ضابطوں کی پابندی کریں گے۔ اور یہ اللہ کی مقرر کردہ چند حدود ہیں، جنھیں وہ جاننے والوں کے لیے بیان فرمارہا ہے ○

پھر اگر اوپر مذکورہ دو بار طلاقیں دینے اور اُن کو واپس لینے کے بعد یا بغیر ہی واپس لیے شوہر نے بیوی کو تیسری طلاق دے دی، تو پھر وہ عورت اُس کے لیے حلال نہ رہی، تاآنکہ اس کی شادی معروف طریقے سے نہ کہ کسی منصوبے اور سازش کے تحت کسی دوسرے شخص سے ہو اور پھر اُس سے بھی طلاق ہو جائے۔تب [تین طلاقوں سے جدا ہوئے] دونوں پر میل جول کر کے دوبارہ شادی کر لینے میں کوئی گناہ نہیں اگر وہ یقین کر لیں کہ ایک دوسرے کے حقوق وذمہ داریوں کو ادا کرنے میں اللہ کے مقرر ضابطوں کی پابندی کریں گے اور مل کر رہ سکیں گے۔ نکاح و طلاق کے معاملات میں یہ اللہ کی مقرر کردہ چند حدود ہیں، جنھیں وہ جاننے کی قدر جاننے والوں کے لیے بیان فرمارہا ہے ○

وَ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو پھر جب اُن کی مدتِ عدّت پوری ہونے کو آجائے، پھر یا تو شریفانہ طریقے سے

بِمَعۡرُوۡفٍ ۪ وَّ لَا تُمۡسِکُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ وَ الۡحِکۡمَةِ یَعِظُکُمۡ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۳۱﴾

انھیں روکے رکھو یا باعزت طریقے سے رخصت کردو۔ محض ستانے کے لیے انھیں نہ روکنا، یہ حد سے تجاوز ہے اور جو ایسا کرے گا، وہ درحقیقت اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا۔ اللہ کی آیات کو ہنسی کھیل نہ بناؤ۔ اور اللہ نے جس نعمت سے تمھیں سرفراز کیا ہے اُس کی قدردانی کرو اور اُس کتاب و حکمت کی جو اُس نے تم پر نازل کی ہے، جس سے تمھیں نصیحت کررہا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ کو ہر بات کی خبر ہے ۝ ۲۹۶

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو، پھر جب تمھارے گھر رہتے ہوئے اُن کی مدتِ عدّت پوری ہونے کو آجائے، پھر یا تو شریفانہ طریقے سے رجوع کرکے انھیں اپنی زوجیت میں روکے رکھو یا باعزت طریقے سے رخصت کردو۔ محض ایذا پہنچا کر اپنی نفسیاتی تسکین و انتقام کے لیے انھیں نہیں روکنا، یہ حد سے تجاوز ہے، صریح ظلم ہے اور جو ایسا کرے گا، وہ درحقیقت اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا۔ اللہ کی آیات کو ہنسی کھیل نہ بناؤ۔ اللہ نے جس نعمتِ ایمان سے تمھیں سرفراز کیا ہے اُس کی قدردانی کرو اور اُس کتاب و حکمت کی جو اُس نے تم پر نازل کی ہے، جس سے تمھیں نصیحت کررہا ہے اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ کو ہر بات کی خبر ہے ۝ ۲۹۶

جدا ہوچکنے والے جوڑوں کی دوبارہ شادی

ایک یا دو طلاقوں سے جدا ہوئے جوڑے جن کو دوبارہ شادی کی اجازت ہے اُن کے جڑ جانے کو اسلام پسند کرتا ہے، وہ یہ چاہتا ہے کہ طلاق کے بعد اگر دونوں صلح صفائی کرکے دوبارہ شادی پر راضی ہوں، تو عورت کے رشتے داروں کو اس میں ہرگز مانع نہ ہونا چاہیے۔ عموماً ایسا ہوتا ہے مطلقہ عورت کے رشتہ دار اپنی انا کی خاطر یا سابقہ شوہر کو ذلیل و پریشان کرنے کے لیے یا اُس سے سابقہ طلاق کا بدلہ لینے کے لیے یا کسی اور مناسب یا نامناسب رشتہ میں عورت کو باندھنے کے خیال سے، سابقہ شوہر کے ساتھ عورت کی شادی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اسلام اس کو ناپسند

کرتا ہے۔اسی طرح سابقہ شوہر کو اپنی مطلقہ بیوی کی کسی دوسرے مرد سے شادی میں رکاوٹ ڈالنے کو اسلام بہت برا جانتا ہے۔اِس مقصد کے لیے وہ اپنی سابقہ بیوی کے بارے میں جھوٹی باتیں کہے یہ نامناسب ہے۔اُس کی اَنا اُسے اس پر آمادہ نہ کرے کہ جس عورت کو اس نے چھوڑا ہے،اب کوئی دوسرا اُس سے شادی نہ کرے۔

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ عدّت پوری کر لیں اور وہ معروف طریقے سے نئے شوہروں سے باہم شادی پر رضامند ہوں تو تمھیں نصیحت کی جاتی ہے کہ نئے شوہروں سے اُن کے نکاح میں ہرگز رکاوٹ نہ بننا اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔یہ روّیہ تمھارے لیے زیادہ شائستہ اور زیادہ پاکیزہ ہے۔اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ عدّت پوری کر لیں،تو اُن کی دوسری شادی سے تمھارا کوئی لینا دینا نہیں، جب وہ معروف طریقے سے نئے شوہروں سے باہم شادی پر رضامند ہوں تو تمھیں نصیحت کی جاتی ہے کہ نئے شوہروں سے اُن کے نکاح میں ہرگز رکاوٹ نہ بننا اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔طیش میں آنے اور انتقام پر اُتر آنے کے مقابلے میں بردباری کا روّیہ تمھارے لیے زیادہ شائستہ اور زیادہ پاکیزہ ہے۔انجامِ کار تمھارے لیے کیا اچھا ہے اور کیا بُرا،اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے ○

مطلقہ خاتون کا بچے کو دودھ پلانا

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ

جو پورے دو برس کی مدت تک دودھ پلوانا چاہتے ہوں تو مائیں اپنے بچّوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ اور بچّے والے کے ذمے معروف طریقے سے اُن کو کھانا کپڑا دینا ہوں گے۔کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا،نہ تو ماں کو بچے کی ماں ہونے کی بنا پر تکلیف میں ڈالا جائے،اور نہ باپ کو بچے کے باپ ہونے کی بنا پر۔ اور یہ ذمہ داری اُس کے وارث پر بھی ہے لیکن اگر

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

دونوں باہمی رضا مندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں، تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تم اُن کو معروف طریقے پر وہ کچھ ادا کرو جو تم نے اُن سے طے کیا ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کی نظر میں تمھاری ساری کارگزاری ہے ○

جو باپ بچے کو پورے دو برس کی مدت تک دودھ پلوانا چاہتے ہوں تو طلاق کے باوجود مائیں اپنے بچّوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ اس دوران بچّے کے باپ کے ذمے معروف طریقے سے اُن خواتین کو گزر بسر کے اخراجات [کھانا کپڑا] دینا ہوں گے۔ کسی پر اُس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا، پس نہ تو ماں کو بچے کی ماں ہونے کی بنا پر تکلیف میں ڈالا جائے، اور نہ ہی باپ کو بچے کے باپ ہونے کی بنا پر۔ باپ کے مر جانے کی شکل میں یہ ذمہ داری اُس کے وارث [بچے کے ولی و سرپرست مثلاً دادا، چچا] پر بھی ہے۔ لیکن اگر ماں اور باپ دونوں باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں، تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطے کہ تم اُن دودھ پلانے والیوں کو معروف طریقے پر وہ کچھ ادا کرو جو تم نے اُن سے طے کیا ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ کہ اللہ کی نظر میں تمھاری ساری کارگزاری ہے ○

بیوہ ہوجانے والی خواتین کی عدت

عدّتِ وفات چار مہینے، دس دن ہے، اس مدت کے لیے ہدایت دی گئی کہ وہ "اپنے آپ کو روکے رکھیں" اس روکے رکھنے کا مطلب صرف اتنا نہیں ہے کہ وہ اس دوران شادی نہ کریں، بلکہ ہر طرح کے بناو سنگھار سے اجتناب ضروری ہے۔ اگرچہ فقہا کا ایک بڑا گروپ شوہر کے گھر سے باہر گزارنے یا سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتا مگر ایک اچھی تعداد اس بات کی بھی قائل ہے کہ بیوہ عورت اپنی عدّت کا زمانہ جہاں چاہے گزار سکتی ہے اور اس زمانے میں سفر بھی کر سکتی ہے۔

عدّتِ وفات اُن عورتوں کے لیے بھی ہے جن سے شوہروں کی خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی ہو۔ البتہ حاملہ عورت اس سے مستثنٰی ہے۔ اُن کی عدّتِ وفات وضعِ حمل [ڈلیوری] ہو جانے تک ہے، خواہ وضعِ حمل شوہر کی وفات کے بعد جلد ہی ہو جائے جیسے چند ہی دن بعد یا اِس میں کئی مہینے لگ جائیں۔

بیوگی کی عدت کے دوران پیغام نکاح دینا

طلاقِ رجعی کے نتیجے میں عدت گزارنے والی خواتین کو ظاہر ہے پیغام نکاح دینا ایسا ہی حرام ہے جیسے کسی کی بیوی کو پیغام نکاح دینا۔ جن عورتوں کے شوہر دنیا سے چلے جائیں اُن کو بہت معروف اور شائستہ طریقے سے کہلوایا جا سکتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کا طریقہ بتارہے ہیں:

وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَ لٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ؕ وَ لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ۳۰ع	اور تم میں سے جو لوگ مر جائیں، اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے، دس دن تک روکے رہیں۔ پھر جب اُن کی مدت پوری ہو جائے، تو انھیں معروف طریقے سے اپنے لیے کچھ کرنے کا اختیار ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے ○ زمانۂ عدّت میں خواہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام اشاروں میں دو یا دل ہی میں چھپائے رکھو، دونوں صورتوں میں تم پر کوئی گناہ نہیں، اللہ جانتا ہے کہ تم اُن سے تذکرہ کر ہی دو گے۔ مگر دیکھو! رازداری سے وعدے وعید نہ کرنا۔ اگر کوئی بات کرنا ہی ہے، تو معروف طریقے سے کرلینا۔ اور نکاح کے قول و قرار کو اُس وقت تک قانونی طور پر مکمل نہیں کرنا جب تک کہ عدّت ختم نہ ہو جائے۔ اور خبردار، جان رکھو کہ اللہ تمھارے دلوں کا حال تک جانتا ہے۔ پس، اُس کا خوف کھاؤ اور یقین رکھو کہ اللہ مغفرت اور حلم والا ہے ○ ۳۰ع

اور تم میں سے جو لوگ مر جائیں، اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ بیوہ خواتین اپنے آپ کو چار مہینے، دس دن تک کسی نوع کی شہوانی سرگرمی اور کسی دوسرے مرد سے شادی کے وعدے سے روکے رہیں۔ پھر جب اُن کی مذکورہ مدت پوری ہو جائے، تو انھیں معروف طریقے سے اپنے لیے کچھ کرنے یعنی رشتہ قبول کرنے، انکار کرنے یا کسی پر رشتہ بھیجنے کا اختیار ہے۔ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے ○ اللہ جانتا ہے کہ اگر تمھیں اِن میں دل چسپی ہے تو تم کسی نہ کسی طور اُن سے تذکرہ کر ہی دو گے۔ پس، زمانۂ عدّت میں خواہ تم ان بیوہ عورتوں کو نکاح کا

پیغام اشاروں میں دو یا دل ہی میں چھپائے رکھو، دونوں صورتوں میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ مگر دیکھو! رازداری سے وعدے وعید نہ کرنا۔ موقع کے ہاتھ سے نکل جانے کے ڈر سے اگر کوئی بات کرنا ہی ہے، تو معروف طریقے سے کر لینا۔اور نکاح کے قول وقرار کو اُس وقت تک قانونی طور پر گواہیوں، تعین مہر اور اعلان وخطبہ نکاح کے ذریعے مکمل نہیں کرنا جب تک کہ عدّت ختم نہ ہو جائے۔ اور خبردار، جان رکھو کہ اللہ تمھارے دلوں میں اُٹھنے والے خیالات واحساسات کا حال تک جانتا ہے۔ پس، اُس کا خوف کھاؤ اور اس کے رحم وکرم پر بھروسے کے اِس پہلو پر بھی دل سے یقین رکھو کہ اللہ تمھاری معصوم خطاؤں کو اپنی شانِ مغفرت اور حلم وبردباری میں چھپا لیتا ہے ○ ۳۰۶

نکاح کے بعد ملاقات سے قبل طلاق

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

تم پر کچھ گناہ نہیں، اگر اپنی منکوحہ عورتوں کو اُنھیں چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دو یا مہر مقرر ہونے سے قبل؛ انھیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور ہے، مال دار آدمی اپنی وسعت کے لحاظ سے اور غریب اپنی استطاعت کے مطابق معروف طریقے سے دے۔ نیک لوگوں پر یہ لازم ہے ○ اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی مگر مہر مقرر کیا جا چکا ہو، تو نصف مہر تو دینا پڑے گا مگر یہ کہ عورت نرمی برت جائے یا وہ مرد جس کے ہاتھ میں معاہدۂ نکاح ہے، فیاضی سے کام لے۔ اور تم فیاضی سے کام لو گے تو یہ بات تقوٰی کی روش سے قریب ہے۔ اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو۔ یقیناً اللہ تمھارے اعمال کو دیکھ رہا ہے ○

تم پر کچھ گناہ نہیں، اگر اپنی منکوحہ عورتوں کو اُنھیں چھونے سے پہلے ہی طلاق دے دو یا قول وقرار کے بعد ہی مگر مہر مقرر ہونے سے قبل؛ دونوں صورتوں میں انھیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور ہے، مال دار آدمی اپنی وسعت کی شان کے لحاظ سے اور غریب اپنی استطاعت کے مطابق معروف طریقے سے عزت واحترام کے ساتھ دے نہ کہ دل دکھانے والی توجیہات کے ساتھ اور باتیں بنا کے۔ نیک لوگوں پر یہ لازم ہے ○ اور اگر تم نے ہاتھ لگانے سے

پہلے طلاق دی مگر مہر مقرر کیا جاچکا ہو، تو نصف مہر تو دینا پڑے گا مگر یہ کہ عورت اپنی عزتِ نفس اور خودداری کے تحت نرمی برت جائے اور ایسے مرد کو معاف کر کے اُس سے کچھ بھی لینے سے انکار کر دے۔ یا وہ مرد جس کے ہاتھ میں معاہدۂ نکاح کو طلاق سے توڑنے کا اختیار ہے، نرمی اور فیاضی سے کام لے اور اُس جذباتی تکلیف کو جو اُس نے یک دم طلاق دے کر عورت کو پہنچائی اُس کی تلافی کے لیے معافی و معذرت کے ساتھ پورا مہر ادا کرے یا اُس سے بھی زیادہ دے۔ اور اے مسلمان مردو! تم نرمی و فیاضی سے کام لوگے تو یہ بات تقویٰ کی روش سے قریب تر ہے۔ آپس کی فضیلت کو نہ بھولو یعنی مرد ہونے کے ناطے تم کو جو ایک درجہ عورتوں پر فضیلت ہے کہ اُس کا تقاضا ہے کہ فیّاضی دکھاؤ۔ یقیناً اللہ تمھارے اعمال کو دیکھ رہا ہے ○

اختتامی گفتگو

اللہ تعالیٰ ازدواجی زندگی کے قوانین کا اختتام نماز کی تاکید پر فرما رہے ہیں، جو لوگ اسلام کے مزاج سے ناواقف ہیں اُن کے لیے بظاہر یہ بے جوڑ سی بات ہو لیکن معاشی اور معاشرتی زندگی میں عدل و انصاف قوانین اور ضابطوں کی روح کے مطابق عمل درآمد اُس وقت تک نہیں ہو پاتا، چاہے قانونی تقاضے پورے ہو جائیں جب تک کہ انسان کو اُس کے اندر سے بھلائی، نیکی، معافی، فیّاضی اور احسان پر کوئی چیز پوری قوت سے آمادہ نہ کرے اور یہ کام اللہ کی پکڑ کے ڈر، اُس کی محبت اور اُس سے دنیا اور آخرت میں بہترین اجر کی امید کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں کرا سکتی اس چیز کو تقویٰ کہتے ہیں تقویٰ نہ ہو تو انسان کبھی شریعت کی پابندی پر نہیں جم سکتا اور تقوے کی آبیاری اور افزائش کا بنیادی ذریعہ نماز ہے۔ چنانچہ اعلیٰ درجے کی پابندی وقت کے ساتھ خشوع اور خضوع والی نماز [صلوٰۃ الوسطیٰ] ادا کرنے کی تلقین کی جارہی ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾

اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا، اعلیٰ ترین نماز میں ڈرتے کانپتے باادب پیش ہوا کرو ○ خوف کی حالت ہو تو پیدل یا سواری پر نماز ادا کرو۔ اور جب حالتِ امن آئے تو اللہ کو یاد کرو، جیسا کہ اُس نے تمھیں سکھایا ہے، جس سے تم پہلے ناواقف تھے ○

اے مسلمانو! مذکورہ اعلیٰ معاشرتی اخلاقی اصولوں کی تعمیل کے لیے تقویٰ اور ایثار والی شخصیت درکار ہے، جس کی تعمیر کے لیے تمھیں اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا ہوگی، پس، اعلیٰ ترین نماز کی جستجو کرو، اللہ کی جناب میں ڈرتے کانپتے باادب پیش ہوا کرو ○ جنگ جیسی خوف و خطر اور بدامنی کی حالت ہو تو جیسے بھی ہو پیدل یا سواری پر، ممکنہ طور پر نماز ادا کرو۔ اور جب حالتِ امن لوٹ آئے تو اپنی بہترین خشوع و خضوع والی نمازوں کو اُس طرح ادا کرتے ہوئے اللہ کو یاد کرو، جیسا کہ اُس نے تمھیں سکھایا ہے، جس سے تم پہلے ناواقف تھے ○

وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ۳۱۶

اور تم میں سے جو لوگ وفات پاتے ہوئے اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ رہے ہوں اپنی بیویوں کے لیے یہ وصیّت کر جائیں کہ ایک سال تک ان کو خرچہ دیا جائے اور وہ گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود گھر چھوڑ دیں، تو اپنے ذاتی معاملات میں بھلے اطوار سے وہ جو کچھ بھی کریں، اس کی تم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ اور اسی طرح مطلقہ خواتین کو بھی بھلے طریقے سے کچھ مال دیے جانے کی ضرورت ہے۔ یہ اللہ سے ڈرنے والوں پر واجب ہے اس طرح اللہ اپنے احکام کی تمھارے لیے وضاحت کر رہا ہے شاید کہ تم سمجھو ۳۱۶

اور تم میں سے جو لوگ وفات پاتے ہوئے اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ رہے ہوں، ان کو چاہیے کہ اپنی بیویوں کے لیے یہ وصیّت کر جائیں کہ ایک سال تک ان کو معروف طور پر مناسب خرچہ دیا جائے اور وہ گھر سے نہ نکالی جائیں۔ پھر اگر وہ خود گھر چھوڑ دیں، تو اپنے ذاتی معاملات میں بھلے اطوار سے وہ جو کچھ بھی کریں، اس کی تم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اللہ تمام معاملات پر زبردست اور نظامِ کائنات کو حکمت سے چلانے والا ہے ○ اسی طرح مطلقہ خواتین کو بھی بھلے طریقے سے کچھ مال و زر دیے جانے کی نصیحت و ضرورت ہے۔ یہ اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرنے والوں پر واجب ہے ○ اس طرح اللہ اپنے احکام کی تمھارے لیے وضاحت کر رہا ہے شاید کہ تم سمجھو اور عمل کرو ○ ۳۱۶

☆☆☆☆☆